26804 ـ بیٹی کا سالگرہ منانے سے انکار اور ماں کا اصرار

سوال

مجھے علم ہوا ہے کہ میری غیر مسلم والدہ میری سالگرہ منانا چاہتی ہے اس سلسلہ میں کیا حکم ہے، اور اگر جائز نہیں تو انکار کرنے کی صورت میں والدہ کے ساتھ حسن سلوک کس طرح ہو سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس تہوار جسے لوگ " سالگرہ کا تہوار " کہتے ہیں اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہر وہ تہوار جسے عید بنایا جائے اور وہ ہر ہفتہ میں یا ہر سال تکرار سے آئے وہ مشروع نہیں یہ بدعت ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

شارع نے بچے کی ولادت پر عقیقہ کرنا مشروع کیا ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں، ان کا یہ تہوار بنا لینا جو ہر ہفتہ یا ہر سال میں آئے اس کا معنی یہ ہوا کہ انہوں نے اسے اسلامی عید اور تہوار کی مشابہ بنا لیا ہے، اور ایسا کرنا حرام ہے جائز نہیں اسلام میں تین تہواروں اور عیدوں کے علاوہ کوئی نہیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ہفتہ وار عید جمعہ ہے.

یہ عادات میں سے نہیں کیونکہ اس میں تکرار ہے اسی لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ دو تہوار اور عیدیں منایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ان دو تہواروں کے بدلے تمہیں دو بہتر اور اچھے تہوار دیے ہیں وہ عید الفطر اور عید الاضحی ہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (1556) سنن ابو داود حدیث نمبر (1134) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (124) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حالانکہ یہ ان کے ہاں عادی امور میں سے تھے " انتہی

منقول از: شرح كتاب التوحيد (1 / 382).

مزيد آپ سوال نمبر (1027) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

رہا يہ مسئلہ كہ آپ اپنى والدہ كے ساتھ كيسا معاملہ كريں ميرى رائے تو يہ ہے كہ آپ پورى صراحت اور وضاحت سے معاملہ كى حقيقت بيان كر ديں، انہيں بتائيں كہ اللہ تبارك و تعالى نے اس كا حكم نہيں ديا، اور دين اسلام اس سے منع كرتا ہے، اور اگر ايسا ہى ہے تو آپ يہ كام نہيں كر سكتيں.

آپ والدہ كو يہ بھى كہيں كہ اگر اللہ تعالى نے اس سے منع نہ كيا ہوتا تو ميں اس ميں خوشى محسوس كرتى اور آپ كا شكريہ بھى ليكن معاملہ ميرے اختيار ميں نہيں اور نہ ہى كسى اور كے اختيار ميں ہے، بلكہ يہ تو اللہ تعالى كے اختيار ميں ہے وہى فيصلہ كرتا ہے، اور ہم ـ مسلمان ـ پر اس كى تسليم كرنا ضرورى ہے ہمارے ليے اس ميں مناقشہ اور اعتراض كرنا جائز نہيں، كيونكہ يہ اللہ سبحانہ و تعالى حكيم و عليم كا حكم ہے.

آپ اپنى والدہ كو اچھى اور بہتر اسلوب اور طريقہ نرم رويہ سے بتائيں، اگر تو وہ مان جائيں اور اس كى قدر كريں تو اللہ كا شكر ادا كريں، وگرنہ آپ اس تقريب كے موقع پر گھر سے باہر رہنے كى كوشش كريں تا كہ آپ كو اس ميں شريك ہونے كے ليے تنگ نہ كيا جائے، يا پھر اپنے آپ كو كمزور كر ديں، آپ كى والدہ جو كچھ كر رہى ہے اس كى آپ ذمہ دار نہيں، اللہ كى رضا مخلوق كى رضا پر مقدم ہونى چاہيے.

اور آپ يقين كريں كہ اگر آپ نے آج اس كام كا شدت سے انكار كر ديا تو اميد ہے اللہ تعالى مستقبل ميں اپنے حكم سے آپ كى والدہ كو آپ پر راضى كر ديگا.

واللہ اعلم .